فانوس (اشاعتِ خاص: زاہدہ خاتون شیروانیہ)، مدیر: محسن فارانی۔ ناشر: ماہنامہ فانوس، ۳-شمع روڈ، نیا مزنگ چوک، سمن آباد، لاہور۔ صفحات: ۴۳۲۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

ماہ نامہ فانوس کی زیرِنظر اشاعتِ خاص کا بڑا حصّہ زاہدہ خاتون شیروانیہ کی کلیات پر مشتمل ہے (ص۹ تا ۴۰۴)۔ مرتب خالد علیم نے کلیات کے ابتدا میں ۳۲صفحات کا مقدمہ بھی شامل کیا ہے۔

زاہدہ خاتون شیروانیہ بیسویں صدی کے ربع اوّل کی معروف شاعرہ تھیں۔ انھوں نے اپنی ذہانت اور تخلیقی صلاحیتوں کے باعث دنیاے ادب پر اپنے اثرات ثبت کیے۔ اکبرالٰہ آبادی اور علامہ اقبال جیسی شخصیات نے بھی ان کی خدمات کو سراہا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ دنیاے ادب نے زاہدہ خاتون شیروانیہ کو فراموش کر دیا۔ خالد علیم صاحب نے انھیں دریافت کر کے اور بزمِ فانوس نے اسے شائع کر کے علم دوستی کا ثبوت دیا ہے۔

زاہدہ خاتون فکرِ اقبال سے متاثر تھیں۔ ہم انھیں حالی، اکبر اور اقبال جیسے اکابر کا تسلسل کہہ سکتے ہیں۔ ان کی شاعری میں سوز و گداز اور اُمت مسلمہ کا درد واضح طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ وہ غلامیِ فرنگ اور اس پر قانع مسلمانوں سے نالاں نظر آتی ہیں۔ وہ خداے ذوالجلال کے حضور فریاد کرتی ہیں۔ اہلِ اسلام کو جھنجھوڑتی ہیں کہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔

اپنے دور کی مقامی اور عالمی سیاسی صورت حال پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ انھوں نے تقسیم بنگال کی تنسیخ، جنگِ طرابلس، جنگِ بلقان، شہادتِ مسجد کان پور اور پہلی جنگ عظیم جیسے سانحات کو بنظرِ تعمق دیکھا، محسوس کیا اور ان پر اپنا شعری ردعمل ظاہر کیا۔

زاہدہ خاتون ۲۷ سال اور دو ماہ کی عمر میں خالقِ حقیقی سے جاملیں۔ زندگی میں انھوں نے نہ صرف شاعر بلکہ اُمت مسلمہ کی راہنما کے طور پر بلند مقام حاصل کیا۔ اس مختصر مدت میں انھوں نے شاعری کا ایسا ذخیرہ چھوڑا جو اُردو کے بعض کہنہ مشق اور بزرگ شعرا کے مقابلے میں پیش کیا جاسکتا ہے، خصوصاً ملّی شاعری کے حوالے سے۔

خالد علیم خراجِ تحسین کے مستحق ہیں کہ انھوں نے محنت اور دیدہ ریزی سے اس کلیات کو مرتب کیا ہے۔ اسے الگ کتابی صورت میں بھی شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ (قاسم محمود احمد)